غلام احمد قادیانی

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار — فی پرچہ ایک آنہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۵ روپے ششماہی للعہ سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۸ | مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ شعبان سنہ ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کو تبدیل آب و ہوا سے خدا کے فضل و کرم کے ساتھ بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ احباب حضور کی کامل تندرستی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب جموں سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۱۹ فروری بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ عبد الرحمن صاحب بی۔ اے کی تحریک اور جناب ذوالفقار علیخان صاحب کی تائید سے ایک ریزولیوشن پاس ہوا جس میں جسٹس صاحب پنجاب یونیورسٹی اور دیگر صیغۂ تعلیم سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ حکام سے استدعا کی گئی کہ پنجاب یونیورسٹی میں مشرقی علوم کے امتحان پاس کرنے کے متعلق جو قواعد ہیں۔ انہیں منسوخ کر کے مسلمانوں کے لئے مشکلات نہ پیدا کی جائیں۔

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ایک جلسہ میں شمولیت کیلئے ۱۸ ماہ حال کو امرتسر تشریف لے گئے۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر دعوۃ و تبلیغ جو ایک ماہ کی رخصت پر ہیں۔ ۱۹ فروری کو چند یوم کیلئے اپنے وطن جوڑہ ضلع لاہور تشریف لے گئے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ۲۱ فروری کو امرتسر۔ گورداسپور اور ...

اخبار احمدیہ

اعلانات نظارت دعوۃ و تبلیغ

تار کا پتہ۔ دفتر دعوت و تبلیغ ایک عرصہ سے تار کا پتہ تبلیغ قادیان "Tabligh Qadian" استعمال کر رہا ہے۔ مگر پھر بھی بعض دوست لمبا پتہ لکھ دیتے ہیں۔ لہٰذا مطلع رہیں۔

کارکن کا نام نہ لکھیں۔ دفتر کے متعلق خط و کتابت میں اور تبلیغی رپورٹوں اور جلسوں کی روئداد یا روپیہ بھیجتے وقت یا انتظام کی درخواست کرتے ہوئے کسی کارکن کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کافی ہے نام لکھنے سے بعض وقت جواب میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

مبلغین کی نقل و حرکت۔ حافظ جمال احمد صاحب تحصیل گورداسپور و شکرگڑھ کا دورہ کر رہے ہیں۔ جو دوست ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ دفتر کو اطلاع دیں۔ دورہ کے وقت ان کا پتہ یہ ہوتا ہے بمعرفت مولوی چراغ الدین صاحب سکرٹری

انجمن احمدیہ مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی اسکول۔ گورداسپور۔

جلسہ کھاریاں پر ۲۶۔۲۷۔۲۸ فروری کو مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل تشریف لیجائینگے۔ مولوی غلام احمد صاحب گوجرانوالہ بھی جائیں گے۔ اور یہی وفد جہلم بھی پہنچے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے دہلی و شملہ کی جماعت کا سالانہ جلسہ منظور فرما لیا ہے۔ وہاں انشاء اللہ مبلغین بھیجے جائینگے۔ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری اور فاضل راجیکی دہرم کوٹ رندھاوا۔ بن باجوہ اور ڈسکہ سے ہوتے ہوئے کھاریاں پہنچینگے۔ منشی محمد صالح صاحب علاقہ سرگودہا میں مستقل مبلغ مقرر کر دیئے گئے۔ وہ ایک دو روز میں اپنے کام پر حاضر ہو جائینگے۔

علاقہ فرخ آباد و اٹاوہ کو اور آگرہ و مین پوری کو عارضی طور پر انتظاماً ایک ایک حلقہ بنا دیا گیا ہے۔ اور ان کے امیر بالترتیب مولوی محمد حسین صاحب و چودھری محمد اسلم صاحب ہونگے۔

مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری عنقریب سندھ کے ...

وہ امیر تبلیغ ہیں۔ روانہ ہو جائیں گے۔ ان کی رخصت ختم ہو چکی ہے۔ مولوی غلام احمد صاحب اختر اوچ ریاست بہاولپور کے مرکز سے ریاست میں کام کرینگے۔ مولوی محمد شہزادہ صاحب بعد رخصت پارہ چنار سے بنوں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ چودھری عبداللہ خان صاحب تحصیل بٹالہ میں تبلیغ پر مقرر کئے گئے ہیں۔

ریاستوں میں دورہ۔ جو مبلغ کسی ریاست میں تبلیغ کے لئے جائیں۔ وہ اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ دربار ریاست سے اجازت جلسہ و تبلیغ بموجب قوانین ریاست ضروری ہوتی ہے۔ لہذا وہ تقریر سے پہلے مقامی دوستوں کے ذریعہ اطمینان کر لیا کریں۔ کہ باقاعدہ اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔

سیکرٹریان تبلیغ آنریری کام کرنے والے دوست بعض سیکرٹریان تبلیغ رپورٹوں کے بھیجنے میں بہت سست ہو گئے ہیں۔ جو قابل افسوس امر ہے۔ کام کرنا اور اطلاع نہ دینا کام میں نقص ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں۔ کہ جہاں جہاں سیکرٹریان تبلیغ ہیں۔ وہ فیروز پور کے سیکرٹری صاحب تبلیغ کی طرح باقاعدہ ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اور رپورٹیں ارسال فرمائیں۔ جہاں سیکرٹری تبلیغ نہ ہوں۔ وہاں نئے سیکرٹری بنانے کی کوشش کی جائے۔ اور دفتر کو اطلاع دی جائے۔

مبلغین کو ہدایت :- ہندوستان اور بیرونی ممالک کے مبلغین نوٹ کر لیں کہ :-

(۱) ہر خط پر اپنا پتہ و تاریخ ہر حالت میں لکھا کریں۔

(۲) تار کا مختصر پتہ ہر جگہ سے لکھ کر بھجوائیں۔ اور تبدیلی کی فوری اطلاع دیں۔

(۳) ترسیل زر کے بہترین ذریعہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔

(۴) ڈائری رکھیں۔ اور روزانہ ضروری امور ڈائری میں نوٹ کریں۔ مرکز میں آئیں۔ تو ناظر صاحب کے طلب کرنے پر ڈائری پیش کریں۔ اور سفر تبلیغ سے واپسی پر یا ہر سال کے بعد ایسی ڈائریاں دفتر میں داخل کرا دی جائیں۔

(۵) رپورٹ ہفتہ وار۔ پندرہ روزہ یا ماہوار ملک کے ذرائع ڈاک کے مطابق لکھیں۔ اور اس میں ذیل کے امور ضرور درج ہوں۔

(۱)	لیکچرس	تعداد	کیفیت
(۲)	خط و کتابت	"	"
(۳)	انفرادی ملاقات	"	"
(۴)	تقسیم لٹریچر	"	نوعیت
(۵)	بیعت	"	کیفیت
(۶)	سفر۔ مقام۔ مقدار۔ نوعیت		

(۷) حسابات باقاعدہ ماہوار بھیجے جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

اعلان نظارت اعلیٰ

جماعت احمدیہ آبادان کا امیر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرزا برکت علی صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

(۲) بعض جماعتیں اپنا امیر خود بنا لیتی ہیں۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ امیر کسی جماعت کو مقرر نہیں کرنا چاہیئے بلکہ نام بعد مشورہ منتخب کر کے پیش کرنا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے بعد امیر مقرر ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ آیندہ کے لئے جماعتیں اس بات کو نوٹ کر لیں۔ انتخاب کے بعد بھی کسی کو امیر اپنے آپ کو لکھنا درست نہیں۔ جب تک کہ منظوری مرکز سے نہ پہنچ جائے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان ضروری

الفضل نمبر ۸۶ جلد ۱۳ کے صفحہ ۱۱ پر اشتہارات میں ایک دوست نے غلطی سے میرا نام ایک اشتہاری دوا کے متعلق چھاپ دیا ہے میں احباب پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے غلطی سے یہ سراسر نامناسب کام کیا ہے۔ میرا نہ کسی اشتہاری دوا سے تعلق ہے۔ نہ میں پسند کرتا ہوں۔ کہ میرا نام کسی ایسی دوا سے تعلق رکھے۔ نہ بحیثیت ملازم سرکاری اور ممبر میڈیکل کونسل ہونے کے مجھے یہ کام جائز ہے۔ میں نے اُن دوست کو بھی لکھ دیا ہے۔ اور اب اخبار کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ غلطی میری طرف نہ منسوب سمجھی جائے۔ اور میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ والسلام۔ محمد اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن۔ لائلپور

جلسہ سالانہ دہلی شملہ

اب جلسہ سالانہ دہلی۔ شملہ کی تاریخیں بجائے ۲۶-۲۷-۲۸ فروری ۱۹۲۶ء کے ۵-۶-۷ مارچ ۱۹۲۶ء مقرر ہو گئی ہیں۔ اس لئے اطلاعاً عرض ہے کہ احباب مطلع ہوں۔ اور مقررہ تاریخوں پر جلسہ پر تشریف لائیں۔ محمد حسن آسان احمدی سکرٹری جلسہ دہلی و شملہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا اعلان

مولوی جلال الدین صاحب شمس سے جو لوگ خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ اس پتہ پر انکو خط لکھا کریں۔ اور جو لوگ کسی اخبار کا خریدار بننا چاہیں۔ وہ بھی ان سے براہ راست خط و کتابت کریں۔ پتہ یہ ہے :-

مولوی جلال الدین شمس۔ صندوق البرید نمبر ۲۶۸ دمشق۔ شام

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

ثواب تبلیغ چاہنے والے توجہ فرمائیں

ایک طالب حق صاحب علاقہ مدراس جہاں احمدیت بہت ہی کم پھیلی ہے۔ اخبار الفضل کے مطالعہ کے خواستگار ہیں۔ کوئی صاحب ان کی طرف سے چندہ ادا کر کے جاری کرا دیں۔ تو انشاء اللہ نہ صرف ان صاحب کے لئے موجب ہدایت ہوگا۔ بلکہ اس گردونواح میں ... پھیل سکیگی۔ مینیجر الفضل قادیان

جلسہ ملتوی

جماعت احمدیہ جالندھر کا سالانہ جلسہ ... کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آیندہ جو تاریخیں اس کے لئے مقرر کی جائینگی۔ ان کا اعلان کر دیا جائے گا۔ محمد احمد۔ وکیل جالندھر

انجمن ہائے احمدیہ علاقہ کھاریاں کا مرکزی سالانہ جلسہ

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انجمن ہائے علاقہ کھاریاں کا مرکزی سالانہ جلسہ بمقام کھاریاں بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری ۱۹۲۶ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار قرار پایا ہے۔ اس میں قادیان دارالامان سے مدعو کئے ہوئے فاضل لیکچرار صداقت اسلام اور صداقت سلسلہ احمدیہ پر تقریریں فرمائیں گے۔ اور ان اعتراضات کے جواب دینگے۔ جو جلسہ غیر احمدیان کے موقعہ پر سلسلہ احمدیہ یا بانی سلسلہ احمدیہ پر کئے گئے ہیں۔ اور حسب پروگرام معترضین کو سوال و جواب کا موقعہ دیا جائے گا۔ لعل خان۔ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کھاریاں

ولادت

(۱) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولود نیک اور خادم دین ہو اور لمبی عمر پائے۔

خاکسار عبد الرحیم۔ ہیڈ ڈرافٹسمین۔ دفتر بجلی۔ قلعہ لاہور

(۲) مولوی غلام رسول صاحب کو خداوند کریم نے لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ احباب مولود کی صحت۔ درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام نبی از لنگے ضلع گجرات

(۳) سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے چچا غلام علی صاحب ساکن ضلع سیالکوٹ کو (جن کا اکلوتا فرزند فوت ہو گیا تھا) ۶ فروری کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ مولود کی درازی عمر اور نیک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد یار (مولوی فاضل) قادیان

درخواست دعا

(۱) بزرگان دین و صاحبان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمتیں دعائے خاص کیلئے بصد ادب عرض ہے کہ میری تبدیلی و ترقی تنخواہ کیلئے ایک محکمہ میں درخواست بھجوائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ دستگیری فرمائے اور کامیابی عطا کرے۔

خاکسار فضل احمد۔ ہیڈ کلارک نمبر ۳۸ کیمل کور۔ راولپنڈی

(۲) میری اہلیہ زوجہ ثانی سیدہ غفور النساء بیگم بیمار ہیں احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اپنے سب دوست احباب احمدی صاحبان نیز اپنے عزیز و اقارب کی خدمتیں عدم فرصتی کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ عرض نہیں کر سکا۔ اسلئے بذریعہ اخبار الفضل عرض کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ صاحبان ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان ۲۳ فروری ۱۹۲۶ء

مجلس مشاورت میں شمولیت کی تحریک

اگرچہ سالانہ مجلس مشاورت کے انعقاد کی تاریخوں کا تا حال اعلان نہیں ہوا۔ لیکن اس میں تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے۔ وہ اصحاب جو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے۔ اور پیش شدہ معاملات پر غور و فکر کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس قدر ضروری اور اہم امور پر گفتگو ہوتی۔ اور کیسے کیسے مفید مسائل حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر جماعت کے عمل کے لئے سالانہ پروگرام تجویز کیا جاتا ہے۔ جماعتی مشکلات اور تکالیف پیش کر کے ان کے انسداد کی تجاویز سوچی جاتی ہیں۔ جماعت کی ترقی اور بہبودی کی تدابیر پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ہر جگہ اور ہر علاقہ کے احمدیوں کے قائمقام اس میں شریک ہوں۔ تا دین کی خدمت کرنے کے لئے جو تجاویز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس موقعہ پر ارشاد فرماتے اور کام کرنے کی جو روح پھونکتے ہیں۔ وہ دوسروں تک پہنچا سکیں۔ اور ان سے پاس شدہ تجاویز پر عمل کرا سکیں لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے کئی علاقوں کی احمدی جماعتیں مجلس مشاورت کی اہمیت اور ضرورت کو نہ سمجھتی ہوئی اپنے قائم مقام بھیجنے میں کوتاہی کرتی ہیں۔ گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بہت افسوس کے ساتھ محسوس کیا اور سکرٹری صاحب مجلس مشاورت کو ارشاد فرمایا۔ کہ ان علاقہ جات کی جماعتوں کو جنہوں نے اپنے قائم مقام نہیں بھیجے خاص طور پر زجر کرنی چاہیئے۔ اس موقعہ پر حضور نے بنگال بہار یو۔پی۔ مدراس۔ بمبئی۔ سندھ اور مالابار کے علاقہ جات کے خاص طور پر نام لئے۔ جہاں کی جماعتوں کے قائم مقام نہیں آئے تھے ؂

مختلف امور کے متعلق تجاویز پر غور کرنے کے لئے جب سب کمیٹیوں کا تقرر ہوتا ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس بات کا خصوصیت سے خیال رکھتے ہیں۔ کہ ان کمیٹیوں میں ہر علاقہ کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور شامل ہو۔ تاکہ وہ اپنے علاقہ کے حالات اور مشکلات کو پیش کر سکے۔ اور ان کو مدنظر ہوتے تجاویز پر زیادہ وسعت کے ساتھ نظر کی جا سکے۔ مثلاً صیغہ بیت المال کے متعلق جو سب کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ اس میں یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ ہر علاقہ کے احمدیوں کی مالی حالت کیا ہے۔ ان کی آمدنی کے ذرائع کیا ہیں۔ اور کس حد تک چندہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وہ کونسی مشکلات اور روکاوٹیں ہیں۔ جن کی وجہ سے اس علاقہ کا چندہ دیگر علاقوں کی نسبت کم ہوتا ہے یا جس علاقہ کا چندہ اپنے افراد کی نسبت سے دوسرے علاقوں سے خاص طور پر بڑھا ہوا ہو۔ اس کے متعلق یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ کارکن وصولی چندہ کے لئے کیا طریق عمل اختیار کرتے ہیں۔ کس طرح آسانی اور سہولت سے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول ہو سکتا ہے۔ غرض اس قسم کی بیسیوں باتیں ہیں۔ جن کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی علاقہ کا کوئی نمائندہ ہی نہ ہو۔ اور اس علاقہ کے احمدیوں کی حالت بتانے والا ہی کوئی موجود نہ ہو۔ تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح تبلیغ کے متعلق یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے کہ کسی علاقہ میں کس رنگ اور کس طریق سے تبلیغ کی جائے تو زیادہ نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ تبلیغی مساعی میں کیا کیا روکاوٹیں اور مشکلات ہیں۔ سب احمدی تبلیغ میں کہاں تک حصہ لیتے ہیں۔ اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔

اس طرح ہر علاقہ کے متعلق ضروری واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جو تجاویز پاس کی جائیں۔ وہ زیادہ مکمل زیادہ نتیجہ خیز اور زیادہ قابل عمل بن سکتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ سب احمدی جماعتوں نے تا حال اس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا اور نصف کے قریب ایسی جماعتیں ہیں۔ جو اس موقعہ پر اپنا نمائندہ نہیں بھیجتیں۔

یہ درست ہے کہ مجلس مشاورت کی رپورٹ چھپ جاتی ہے۔ جس میں پاس شدہ تجاویز اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات درج ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ بوجہ اس کے کہ تمام علاقوں کے نمائندے موجود نہیں ہوتے۔ ان میں سب حالات کو پیش نظر نہیں رکھا جا سکتا۔ دوسرے جماعتوں کے نمائندوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو خود سننا جس قدر مفید اور مؤثر ہو سکتا ہے۔ اس قدر رپورٹ میں پڑھ لینا نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت کم از کم ایک نمائندہ مجلس مشاورت میں ضرور بھیجے۔ جو اپنے مقامی حالات سے پوری پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور اپنی جماعت کی سال گذشتہ کی کارگذاری بیان کرنے کے علاوہ مجلس کو اپنے علاقہ کی نسبت مطلوبہ واقفیت بھی بہم پہنچا سکے۔ صوبہ بہار۔ بنگال۔ سندھ۔ مالابار۔ یو۔پی کی جماعتوں کو اس بارے میں ہم خصوصیت سے مخاطب کرتے ہیں۔ کیونکہ کئی سالوں سے ان کے نمائندے مجلس مشاورت میں شریک نہیں ہوئے ہیں۔ اور یہ بات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی اور ناراضگی کا موجب ہو رہی ہے۔ ابھی مجلس مشاورت کے انعقاد میں اتنا عرصہ باقی ہے۔ کہ دور دور کی جماعتیں بھی نہایت اطمینان اور سہولت کے ساتھ اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے انہیں مشاورت میں شریک ہونے کے لئے تیار کر سکتی ہیں۔ اور وقت مقررہ پر بھیج سکتی ہیں۔ پس اب کے اس کے متعلق کسی جماعت کو سستی اور لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیئے ؂

اگرچہ پنجاب کی جماعتوں میں سے اکثر کے نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ لیکن جو سہولتیں اور آرام ان کو حاصل ہیں۔ وہ دور دراز کی جماعتوں کو حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے پنجاب کی کوئی بھی ایسی جماعت نہ ہونی چاہیئے۔ جس کا نمائندہ شریک ہو۔ جن جماعتوں نے پہلے اس بارے میں سستی کی ہو۔ وہ اب ہوشیار ہو جائیں۔ اور ضرور اپنا نمائندہ بھیجیں ؂

جماعت احمدیہ کی اولوالعزمی آریہ سماج کی نظر میں

گذشتہ دنوں دارالامان میں ایک معمولی جلسہ میں دنیا کی متعدد مختلف زبانوں میں جو تقریریں ہوئی تھیں ان کا ذکر آریہ اخبارات نے خاص طور پر کیا ہے۔ چنانچہ اخبار پرکاش (۷ فروری) "قادیانیوں کی اولوالعزمی" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"کہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں قادیانیوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پچیس مقرروں نے پچیس ہی مختلف زبانوں میں احمدی عقائد کے حق میں تقریریں کیں۔ گویا پچیس مختلف زبانوں کے جاننے والے لوگوں میں قادیانی اپنا مشن بھیجنے پر قادر ہیں"

اس کے بعد آریوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔

"آریو! دوسرے مذاہب کو پرچار کے کام کا سبق دیکر تم کیوں سو گئے۔ ویدک دھرم کا جھنڈا دیش دیشانتر میں گاڑنے کے دعویدار آپ کے اپدیشک کتنی زبانوں میں پرچار کا کام کر سکتے ہیں۔ کیا اس سوال کا جواب قادیانیوں کے مقابلہ پر حوصلہ افزا ہو سکتا ہے؟"

ہمارے آریہ معاصر کو معلوم ہونا چاہیئے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آریہ سماج دولت میں جماعت احمدیہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے مگر باوجود

ہیں وہ بہت ترقی یافتہ ہے۔ اور بوجہ ایک ملک میں جمع ہونے کے تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ یعنی ہندوستان میں جتنی اس کی تعداد ہے۔ اتنی ابھی جماعت احمدیہ کی نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس کے آریہ سماج کو احمدی جماعت کی وہ شان نظر آ رہی ہے کہ وہ اس کی اولوالعزمی پیش کر کے آریوں کو غیرت دلا رہی ہے۔

مولانا شوکت علی کا خلیفہ

مولانا شوکت علی نے رنگون میں ایک اخبار کے نمایندہ کو جواب دیتے ہوئے کہا:۔

"اگر آپ مسئلہ خلافت اور خلیفہ اسلام کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں۔ تو مجھے افسوس کے ساتھ اس کا جواب ابھی ملتوی رکھنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ ان مسائل میں سے ہے جنہیں موتمر اسلامی طے کریگی۔ صرف اپنی ذات کے متعلق میں بتا سکتا ہوں کہ میں ترکی سلطان معزول عبدالمجید آفندی کو اپنا خلیفہ سمجھتا ہوں۔ اگرچہ وہ ان ایام میں اپنا زمانہ جلاوطنی بسر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے کوئی توقع نہیں ہے۔ کہ ابن سعود خلیفہ منتخب ہو جائیں" (ہمدرد ۶ فروری)

اگرچہ یہ خوشی کی بات ہے کہ مولانا شوکت علی ذاتی طور پر "خلیفہ" کے دامن سے وابستہ ہونے سے محروم نہیں ہیں۔ اور انہوں نے خلیفہ سے وفادار رہنے کا یہاں تک ثبوت دیا ہے کہ اس کے معزول اور جلاوطن ہو جانے پر بھی اسے اپنا "خلیفہ" سمجھ رہے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو وہ کیوں اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ تاکہ وہ بھی اس خلافت کے فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔ علاوہ ازیں جب خلافت کمیٹیوں کی بنیاد اس غرض اور غایت کو مدنظر رکھ کر ڈالی گئی تھی۔ کہ تا "خلیفۃ المسلمین" کے اقتدار اور شان کو بحال رکھا جائے۔ اور اسے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔ تو اب کیوں (؟) ان موجودہ خلافت کمیٹیوں کے ذریعہ اپنے "خلیفہ" کی بحالی کے لئے کوشش نہیں فرماتے۔ اور کیوں انہوں نے اسے جلاوطنی میں اپنا زمانہ بسر کرنے کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا بھی صرف نام کا خلیفہ مانتے ہیں۔ اور اپنے خلیفہ کے لئے عملی طور پر کچھ کرنے کرانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ خلیفہ نے بھی کبھی انہیں اپنے برکات اور فیوض سے بہرہ ور نہیں کیا ہو گا۔

سود کا مصرف اور علماء

ایسے سود کے متعلق جو کسی شخص کو ملازمت وغیرہ کے قواعد کے ماتحت لینا پڑتا ہے۔ اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وہ لیکر اشاعت اسلام کے کام میں دے دینا چاہیے اور اپنی ذات پر خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے لکھا تھا:۔

"ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے۔ لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہو۔ وہ حرام نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ پس سود اپنے نفس کیلئے۔ بیوی۔ بچوں۔ احباب۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصۃً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو۔ تو حرج نہیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے۔"

اس اعلان پر علماء نے جن کا کام ہی یہ ہو۔ کہ ہر بات کی مخالفت کریں۔ خواہ وہ کیسی ہی قدر دور اندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہو۔ اس کے خلاف بہت شور مچایا۔ طرح طرح کے طعنے دیے۔ اور کئی قسم کے الزام لگائے۔ لیکن آج وہ خود اسی قسم کے سود کے متعلق جو فتوے دے رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ جو اخبار الجمعیۃ ۲۱ فروری کا میں مولوی کفایت اللہ صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

"ڈاک خانہ یا کسی دوسری ایسی کمپنی میں جو سودی کاروبار کرتی ہے۔ سود لینے کی غرض سے روپیہ جمع کرنا نہیں چاہیئے لیکن جمع شدہ روپیہ کا سود ڈاک خانہ یا کسی سرکاری کمپنی میں چھوڑنا بھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ان کے پاس چھوڑ دینے کی صورت میں وہ مسیحی مشنری کو دیدیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام کے خلاف مسیحیت کی تبلیغ و اشاعت کی جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان سے لیکر کسی خیراتی فنڈ میں خرچ کر دیا جائے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کے سود کا مصرف اشاعت اسلام قرار دیا تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے "خیراتی فنڈ" قرار دیا ہے۔ شاید اس میں یہ مصلحت ہو کہ خیراتی فنڈ سے خود مولوی صاحبان بھی حصہ وصول کر سکیں گے۔ بہر حال یہ فتویٰ دینے والے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہ صرف کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں آج سے بہت عرصہ قبل خدا تعالیٰ نے ڈالی تھی۔ اسی کی تصدیق ان لوگوں کو بھی کرنی پڑی۔ جو آپ کی ہر بات میں مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور اب بھی سمجھتے ہیں۔

اشاعت مسیحیت کی کوشش

لنڈن کا ایک تار مظہر ہے کہ:۔

"مسیحی مجلس کلیسیا کے آخری اجلاس میں مزید ۲۳۰ مشنری مردوں اور عورتوں کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ تار کے راوی نے بیان کیا۔ کہ افریقہ میں ۱۲۴ مشنریوں کی ضرورت ہے جن میں سے آٹھ عورتیں ہوں۔ ہندوستان میں ۷۱ مشنریوں کی ضرورت ہے۔ چین میں ۶۰ مشنری مردوں اور ۴۸ مشنری عورتوں کی ضرورت ہے۔"

دنیا کے ہر ملک میں مسیحی مشنری پہلے ہی بہت کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ دنیاوی جاہ و دولت کی وجہ سے بہت سی سہولتیں اور آرام انہیں حاصل ہیں۔ اس لئے وہ بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اور غربت زدہ لوگوں کو اپنے زیر اثر لا رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان ان کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جو اپنے مبلغ اشاعت اسلام کیلئے دور دراز ممالک میں بھیج رہی ہے۔ اور جس حد تک ظاہری سامان انہیں میسر آ سکتے ہیں۔ اس کے لحاظ سے عیسائی ممالک میں وہ کامیابی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک تو چھوٹی سی اور غریب جماعت ہے۔ دوسرے مسلمان کہلانے والے نہ صرف اشاعت اسلام میں اس کی تائید اور حمایت نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے ساتھ الجھتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اس کا بہت سا وقت اور طاقت اندرونی جھگڑوں میں صرف ہو جاتا ہے۔ کیا مسلمان عیسائیوں کی تبلیغی کوششوں کو دیکھتے ہوئے بھی خواب غفلت سے بیدار نہ ہونگے۔ اور جماعت احمدیہ جو اپنا واحد مقصد اشاعت اسلام رکھتی ہے اس کے ساتھ مل کر اسلام کو دشمنوں سے بچانے کی کوشش نہیں کرینگے۔

آریہ سماج نے ہندو دہرم کے لئے کیا کیا؟

آریہ سماج کو اس بات کا بڑا فخر ہے کہ اس نے ہندو دہرم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچا لیا۔ اور اب ہندو دہرم کو اس حد تک پہنچا دیا کہ اسے مٹنے کا کوئی خوف نہیں رہا۔ لیکن اس دعویٰ میں کہاں تک حقیقت ہے۔ اس کا پتہ ہندو اخبار [illegible] ۲۲ جنوری کے حسب ذیل نوٹ سے لگ سکتا ہے:۔

"ہندوؤں کے لئے آریہ سماج نے جو کچھ کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ ہندو اپنے دہرم میں کمزور ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہنا ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ آریہ سماج درحقیقت عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے بھرتی کا کیمپ ہے۔"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ہندو آریہ سماج کو ہندو دہرم کے لئے کہاں تک مفید اور فائدہ بخش سمجھتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ آریہ سماج نے ہندو دہرم کی حمایت اور کوئی خدمت نہیں کی۔ کہ اسے موجودہ زمانہ کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ اور ان باتوں کو یا تو بالکل بدل دیا ہے یا انکار کر دیا ہے۔ جنہیں اس نے عقل کے خلاف اور نقصان رساں سمجھا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کے مقابلہ میں بانی آریہ سماج نے جو تعلیم پیش کی وہ بھی کوئی قابل تعریف نہیں ہے۔

ضرورت تبلیغ اور اس کے متعلق تحریک

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۷ر دسمبر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ و مبلغ مغربی افریقہ انگلستان نے مندرجہ بالا عنوان پر حسب ذیل تقریر فرمائی۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ۝ (احزاب ۴۶-۴۷-۴۸)

تعارف قبل اس کے کہ میں اپنے مضمون پر کچھ کہوں۔ میں اپنے دردِ دل کے اظہار میں ان الفاظ کو پیش کرتا ہوں۔ جو میدان کارزار تبلیغ میں موزوں کئے گئے تھے ؎

قیس کے سر میں جنھیں پاؤں میں چکر آگیا
جز خیال پیشۂ دین ہدیٰ کچھ بھی نہیں

ہے عدو کے ہاتھ میں تیغ و سناں تیر و تفنگ
ہاتھ میں اپنے بجز تیر دعا کچھ بھی نہیں

نعرۂ اللہ اکبر کر دیا ہم نے بلند
جب عدو کہنے لگا اسلام کا کچھ بھی نہیں

طارق احمد ہوں ملک اندلس پہ آگیا ہے
مجھ کو مشکل فتح قصر حمرا کچھ بھی نہیں

مطلع مغرب سے چمکا نیّر نصف النہار
آنکھ کھولو منکرو اب بھی گیا کچھ بھی نہیں

اب مجھے اپنے احباب کو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں، کہ کون آدمی آپ سے باتیں کر رہا ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ اس سے آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے۔ کہ آپ کا خادم نیر اس وقت آپ کی خدمت کے لئے تبلیغ پر کھڑا ہے۔ جو ایک عرصہ تک بیابان افریقہ میں خدا کے نذیر کا نام بلند کرنے کے لئے پھرتا رہا۔

آنحضرت صلعم کے چار عظیم الشان منصب پیارے بھائیو! ابھی ابھی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے چار ناموں سے پکارا ہے۔ گویا یہ چار عظیم الشان منصب ہیں۔ جو آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دیئے گئے۔ وہ منصب کیا ہیں۔ داعیاً الی اللہ تو وہ تھے ہی مگر خدا نے آپ کو صرف یہی منصب نہیں دیا بلکہ اور منصب بھی عطا فرمائے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ شاہد۔ مبشر۔ نذیر۔ سراج منیر۔ یہ وہ منصب ہیں۔ جو اپنے کمال کے ساتھ آج تک کسی اور کو نہیں دیئے گئے۔

ارتقاء کا اثر روحانیت پر مذہب کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے۔ تو بآسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ جس طرح دنیا بتدریج ارتقاء کے ذریعہ ترقی کر گئی ہے خدا نے روحانی ضروریات کے لئے بھی اسی سنت سے کام لیا ہے۔ اور روحانیت بھی بتدریج اسی ارتقاء کے ماتحت ترقی کرتی گئی ہے۔ وہ دنیا جو ابتداء میں تمدن کے نام سے ناآشنا تھی۔ آخرش تمدن سے آشنا ہوئی۔ اور بتدریج ترقی کرتے کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں متمدن ہو گئی۔ وہ دنیا جو جانتی نہ تھی۔ کہ روحانیت کیا ہوتی ہے۔ روحانیت کی چادر کے نیچے آگئی۔ اور آہستہ آہستہ اس کو اپنے اوپر کھینچتی گئی۔ اور آخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ چادر پورے طور سے اس پر تن گئی۔ وہ اگر پہلے غیر متمدن تھی۔ تو اب تمدن کی بام بلند پر جا پہنچی۔ وہ اگر روحانیت میں بے کمال تھی۔ تو اب کمال روحانیت حاصل کر گئی۔ وہ اگر حیوان تھی تو انسان بن گئی۔ اگر انسان تھی تو باخدا انسان بن گئی۔ اور اس ارتقاء کے اثر سے وہ اس قابل ہو گئی۔ کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کا پورا پورا ظہور اس سے ہو۔ یہ اس ارتقاء کا ہی اثر تھا۔ کہ دنیا میں ایک ایسا دین آگیا۔ جو سب کے لئے یکساں مفید تھا اور ایک ہی جیسا فائدہ رساں۔ دنیا کی ضرورتیں بڑھ رہی تھیں۔ اور دنیا دیکھ رہی تھی۔ کہ کون سا وہ دین ہوگا۔ جو دنیا کی چھوٹی بڑی سب ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ حکومتوں کے نظام۔ سلطنتوں کے انصرام اور قوموں کے اہتمام کے لئے دنیا کس دین کی رہین منت ہوگی۔ جو اسے ہر کام میں اور ہر امر میں کامیاب بنا دے گا۔ جب دنیا کی ضرورت نے اور دنیا کی حالت نے تقاضا کیا۔ تو دین قیم دنیا میں آگیا۔ اور جس طرح وہ افریقہ کے کالے لوگوں کے لئے مفید تھا۔ اسی طرح وہ یورپ کے گورے گورے اشخاص کے واسطے بھی نافع تھا۔ سرخ ہو یا سفید۔ زرد ہو یا سیاہ سب کے لئے ایک ہی طرح کا آسمان اور سب کے واسطے یکساں ہی طرز پر صاحب الشمس تھا۔ اس دین نے دنیا کو مساوات کے ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کیا۔ پس اس ارتقاء نے اگر دنیا کو مادی ترقی کی انتہا تک پہنچا دیا۔ تو اسی ارتقاء نے روحانی معراج کمال پر بھی دنیا کو لا کھڑا کیا۔ اور یہ سب کچھ اس وجود مقدس اور اس ہستی متبرک سے ظہور میں آیا۔ جسے شاہد بھی کہا گیا بشیر بھی کہا گیا۔ نذیر بھی کہا گیا۔ اور سراج منیر بھی کہا گیا ہے۔

پہلی صداقتوں کی تصدیق کسی سچائی کی یہ بھی تعریف ہے۔ کہ وہ دوسری سچائیوں کی تصدیق کرے۔ اور اس سچائی کی جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں لائے ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ وہ پہلی سچائیوں پر مہر صداقت ثبت کرے اور تصدیق کرے۔ کہ وہ درحقیقت سچائیاں تھیں۔ پس اس نے آکر ایسا ہی کیا۔ اور دنیا کو بتا دیا۔ کہ جو کچھ پہلے خدا کی طرف سے کہا گیا ہے اور جو کوئی پہلے خدا کی طرف سے آچکا۔ سب سچ اور برحق ہے۔ پس خدا نے آپ کو شاہد بنا کے بھیجا۔ تا آپ پہلی سچائیوں کی تصدیق کریں۔ اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کرائیں۔ خدا کے کلام اور انسانی تصرف میں فرق کر کے حق کو باطل سے جدا کر دکھائیں۔ ہمارے ہندو بھائیوں نے جو ۳۳ کروڑ دیوتا بنا کے اور کرشن علیہ السلام کی زندگی کو نہایت گھناؤنا کر کے پیش کیا۔ وہ نہ تو کرشن کی مرلی کی آواز تھی۔ اور نہ ہی جمنا کے کنارے پر توحید کے واعظ کی اصلی تصویر تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں خدا ہوں۔ بلکہ وہ تو یردن کے کنارے کھڑا ہو کر کہتا تھا میرا ایک خدا ہے۔ ایسی باتیں لوگوں نے بعد میں شامل کر دیں۔ اور اصلی کو ان کی شمولیت سے بگاڑ لیا۔ ایسے وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر ان سب باتوں کا شاہد ہو کر فیصلہ کر دیا۔ جن لوگوں نے آپ کے فیصلوں کو مان لیا۔ ان کیلئے آپ بشیر ہیں۔ اور ان کے لئے جنہوں نے ان کو تسلیم نہ کیا نذیر ہیں۔

سراج منیر باقی رہ گئی سراج منیر کی صفت۔ یہ وہ صفت ہے جو دنیا میں روشنی پھیلانے کا باعث ہو۔ منیر کے معنے ہیں۔ جس سے ہزاروں اور نیر بن جائیں۔ اور دنیا کی روشنی کا باعث ہوں۔ چونکہ آپ کے فیوض تا قیامت جاری ہیں۔ اس لئے آپ کا نام سراج منیر رکھا گیا۔

سراج منیر کا بروز آنحضرت اگر سراج منیر ہیں۔ تو آپ کے بروز مسیح موعود بھی سراج منیر ہیں۔ جو باتیں آپ پر صادق آتی ہیں۔ وہی ان پر صادق آتی ہیں۔ اور پھر خدا تعالےٰ نے بھی آپ کے بروز کو قمر و شمس کہا ہے۔ کیا عجیب بات ہے۔ کہ قمر پہلے کہا گیا ہے۔ اور شمس پیچھے۔ قمر چونکہ شمس سے روشنی لیتا ہے۔ اس لئے اسے پہلے رکھا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ روشنی سراج منیر سے لیتا ہے۔ اور پھر جب شمس بن جاتا ہے۔ اور آگے روشنی دینی شروع کر دیتا ہے کیونکہ شمس کا کام روشنی لینا نہیں روشنی دینا ہوتا ہے۔ پس جس طرح اس سراج منیر نے دنیا میں روشنی پھیلائی۔ اور کیا اگلے اور کیا پچھلے اس سے روشنی حاصل کر کے شمس بن گئے۔ اسی طرح سراج منیر کے بروز نے بھی جو مسیح موعود کے نام سے دنیا میں آیا قمر بن کے تو اس سے روشنی لی۔ اور پھر شمس بن کر وہی روشنی دوسروں کو دی۔ جس سے انہیں قمر بنا دیا۔

جلال اور جمال خداوندی جب ہم کائنات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں ایک تو جلال اور دوسرا جمال کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ آگ کی روشنی میں۔

پہاڑوں کی چوٹیوں میں۔ زمینوں کی گہرائیوں میں۔ دریاؤں کی روانیوں میں۔ ہواؤں کی سرسراہٹ میں۔ ستاروں کی ٹمٹماہٹ میں۔ چاند کی خوبصورتی اور سورج کی چمک میں۔ غرض شجر میں حجر میں۔ بر میں بحر میں۔ جہاں کہیں بھی نظر آتا ہے۔ خدا کا جلال کام کرتا ہُوا نظر آتا ہے یا جمال۔ اگر سورج چمک رہا ہے اور دنیا کی زیست کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ تو جلال باری تعالیٰ کا اظہار کر رہا ہے۔ اگر قمر چاندنی سے خنکی اور خوبصورتی پیدا کر رہا ہے۔ اور اپنی دلربا روشنی سے نور کی چادر بچھا کر دنیا کی فرحت بڑھا رہا ہے۔ تو جمال خدا کام کرتا ہُوا نظر آتا ہے۔ غرض جس بات کو دیکھو۔ جس امر کی طرف نگاہ ڈالو۔ جس حالت پر غور کرو یہی معلوم ہو گا۔ کہ یہ دو ہی باتیں حکومت کر رہی ہیں۔ اور وہ دونوں یہی جلال اور جمال الٰہی ہیں +

محمدؐ اور احمدؐ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے محمدؐ اور احمدؐ کر کے بھیجا۔ محمدؐ جلال کا اظہار کرتا ہے۔ اور احمدؐ جمال کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ لکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آدمؑ کو جب اپنے اسماء سکھلائے اور وہ فہرست جس پر یہ نام لکھے تھے۔ آپ کے سامنے لائی گئی تو اس میں سب سے بالا محمدؐ لکھا تھا۔ اور اس کے دوسرے درجہ پر احمدؐ۔ گویا یہ اشارہ تھا۔ کہ دو نو اوصاف وہی ہیں۔ جو دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ مطلب یہ کہ خدا کبھی جلال کا رنگ دکھاتا ہے۔ اور کبھی جمال کا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت اولیٰ میں تو محمدؐ ہو کر آئے۔ مگر بعثت ثانی میں احمدؐ آخر زمان ہو کر آنا مقدر تھا۔ اور اس طرح دنیا کو ہمیشہ آپ کے فیضان سے مستفیض ہوتے رہنا تھا۔

سورہ فاتحہ کی دعا

غرض نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چار منصبوں کے لئے آتے ہیں۔ اور آپ کے آنے کے ساتھ ہی مذہب کی تعریف میں تغیر ہوتا ہے۔ اور دنیا کو ایک کامل تبلیغی مذہب دیا جاتا ہے۔ جب قرآن کی پہلی سورۃ ہم پڑھتے ہیں۔ تو اس میں کہتے ہیں۔ الحمد للّٰہِ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین ہ یعنی ہر قسم کی حمد کے لائق اگر ہے تو وہی رب العالمین ہے۔ جو ہر وقت نئے سے نیا عالم پیدا کرتا ہے اور پھر اس عالم میں ہر طور پر ربوبیت کرتا ہے۔ اس کا فیضان خاص نہیں عام ہے وہ اپنے آپ بھی دیتا ہے اور جب اس سے مانگا جائے تب بھی دیتا ہے۔ اور ربوبیت کے سب سامان پیدا کرتا ہے۔ پھر یہ سب کچھ دے کر وہ یوم الدین کا مالک بھی ہے۔ یوم الدین بھی اس نے بنایا ہے۔ اور اس لئے بنایا ہے۔ کہ نعمتوں کے درست یا نادرست استعمال پر جزاء یا سزا دے۔ اس قدر تعریف کے بعد پھر انسان کی زبان سے کہلوایا ہے۔ کہ ہم ایسے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اسی سے درخواست بھی کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی عبادت اور اپنی نعمتوں کے درست استعمال کرنے کے لئے ہماری مدد فرمائے۔ کیونکہ اس کی مدد کے بغیر ہم ایک منٹ کے لئے بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ پس ایک شخص جو قرآن کی اس سب سے پہلی سورت کو پڑھتا ہے۔ کیا وہ اس دعا کو جو اس میں سکھلائی گئی ہے۔ اکیلا ہی پڑھ سکتا ہے۔ نہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں اکیلا تیری عبادت کر رہا ہوں اور اکیلا ہی تجھ سے مدد مانگ رہا ہوں بلکہ کہتا ہے کہ ہم تیری عبادت کر رہے ہیں۔ اور ہم تیری مدد مانگ رہے ہیں۔ افریقہ ہو یا امریکہ۔ انگلستان ہو یا ہندوستان۔ ایران ہو یا توران۔ عرب ہو یا ملک شام سب ہی میرے ساتھ شامل ہیں۔ اور سب ہی تیری بندگی اور تیری عبادت بجا لا رہے ہیں۔ اور سب ہی تیری مدد طلب کر رہے ہیں۔ اس میں کیا راز ہے۔ کہ وہ سب کے متعلق یہ قیاس کرتا ہے۔ کہ سب ہی یہ دعا مانگ رہے ہیں۔ اور صرف قیاس ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا اقرار بھی کرتا ہے۔ کہ سب ایسا کرتے ہیں۔ کیا اس میں یہی بھید نہیں۔ کہ ایک مسلمان پیدا ہی اس لئے ہُوا ہے۔ کہ وہ ایک طرف آسمان سے تعلق رکھے تو دوسری طرف زمین سے بھی تعلق کو نہ توڑے۔ یقیناً یہی ہے۔ کیونکہ اس میں وحدت کی جھلک ہے۔ تعاون کی تعلیم ہے۔ مساوات کا درس ہے اخوت کا سبق ہے۔ ہمدردی کی لہر ہے۔ کہ انسان ہاں ہاں مسلم انسان نہ صرف اپنے ہم خیال لوگوں کو اس میں شامل سمجھتا ہے۔ نہ صرف نوع انسان کے متعلق یہ اظہار کر رہا ہے۔ کہ وہ طوعاً و کرہاً ایاک نعبد و ایاک نستعین پر عمل پیرا ہے بلکہ وہ چرند و پرند۔ شجر و حجر۔ بحر و بر۔ بلکہ ملائکہ تک کے متعلق یہ تسلیم کر رہا ہے۔ کہ وہ بھی سب تیری ہی تسبیح کر رہے ہیں۔ اور تیری مدد کے لئے دست سوال دراز کئے ہوئے ہیں۔ اس دعا میں اقرار ہے۔ کہ نہ میں ہی بلکہ تمام مخلوق خواہ وہ کسی حال میں ہی کیوں نہ ہو۔ تیری ہی عبادت کر رہی ہے۔ اور تیری ہی مدد چاہتی ہے۔ اور تبلیغی دین سب سے پہلی سورت میں تعلیم دیتا ہے۔ کہ اے مسلم تو اپنے لئے نہیں بلکہ دوسری مخلوق کے لئے بھی پیدا کیا گیا ہے۔ اور تیرا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کر کے دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کرے +

امت محمدیہ کے ذمہ تبلیغ کا فرض

غرض سورہ فاتحہ سکھاتی ہے۔ کہ جبکہ مخلوق خدا کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایسے خدا کی عبادت کرے جو رب العالمین بھی ہے۔ رحمٰن بھی ہے۔ رحیم بھی ہے۔ مالک یوم الدین بھی ہے۔ تو پھر یہ ضروری ہے۔ کہ بعض ان نادان لوگوں کو جو غفلت میں پڑ کر اس غرض زندگی کو ترک کئے بیٹھے ہیں۔ یاد کرایا جائے۔ کہ تمہارا فرض تو یہ تھا۔ کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے اور اسی سے مدد طلب کرتے۔ لیکن تم اس کو فراموش کر کے بالکل اس فرض سے غافل ہو گئے ہو

انبیاء کا کام

انبیاء کا آنا اسی لئے ہے۔ اور انہوں نے آکر کام بھی یہی کیا۔ اور اسی کام کے لئے ان کو خدا تعالےٰ حکم دیتا رہا۔ کہ ان غافل لوگوں کو ہوشیار کرو اور ان کو ان کے فرض سے آگاہ کرو۔ میری آواز ان تک پہنچاؤ اور ان کو بتاؤ۔ کہ تمہارا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ تم میری عبودیت اختیار کرو۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا جاتا ہے۔ یٰایُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ہ (مائدہ ۱۷) اے رسول! جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اتارا گیا ہے۔ لوگوں کو پہنچا۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا۔ تو گویا خدا کا پیغام لوگوں تک تو نے نہ پہنچایا۔ تو بے خوف رہ کہ تیرا خدا تجھے لوگوں سے بچائیگا۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کافروں کی قوم کو جو کہ نشان پر نشان دیکھتے ہیں۔ مگر انکار پر انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ہدایت نہیں کرتا۔ یہ تو ہے انبیاء کا کام۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی طرف سے انبیاء کی جماعت کے لئے بھی تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ط (ال عمران ۱۰۶) اے مسلمانو! تم بہترین امت پیدا کئے گئے ہو۔ جو نیکی کا حکم کرتے ہو۔ اور برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور پھر فرماتا ہے۔ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ہ (ال عمران ۱۰۰) اے لوگو۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم لوگوں کو حق پہنچاؤ۔ اور نیکی کی تحریک کرو اور بدی سے روکو۔ کیونکہ حقیقی فلاح اور بہبودی اسی میں ہے۔ اور اس سے نہ صرف حق پہنچانے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں کی فلاح ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی فلاح اور بہبودی بھی ہے۔ جن کو یہ باتیں کہی گئیں۔ اور جنہوں نے انہیں مان کر ان کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا +

تبلیغ کے متعلق امت محمدیہ کو تاکید

غرض تبلیغ ایک ایسا کام ہے۔ جس سے ہر دو کا بھلا ہے۔ اسی لئے اس کی تاکید کی گئی ہے۔ اور فرمایا گیا ہے۔ تم اسے کرتے رہو۔ اور کسی حال میں بھی امر بالمعروف

ونہی عن المنکر سے کوتاہی نہ کرو۔ اور اگر تم نے اس میں غفلت کی اور اسے چھوڑ دیا۔ تو تم پر وہ لوگ مسلط کر دیئے جائینگے جو تم سے بدترین ہونگے۔ اور پھر اس وقت اگر تمہارا بہترین بھی دعا کریگا۔ تو قبول نہ کی جائیگی ٭

بدترین کا تسلط بہترین پر

دوستو! اس اہم اور ضروری کام سے غفلت کرنے کی صورت میں کیسا خوفناک نتیجہ پیش کیا گیا ہے۔ بہترین میں سے کوئی نہ ہو گا۔ جو یہ پسند کرے۔ کہ اسپر بدترین تسلط کر دیا جائے۔ مگر ان بہترین کی حالت دیکھئے۔ انہوں نے اس بات کو تو پسند کر لیا۔ کہ بدترین ان پر غالب آ جائیں۔ لیکن اس بات کو پسند نہ کیا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کریں۔ اور خود غالب رہیں۔ عوام کو جانے دو۔ مثال کے طور پر خواص کو لے لو۔ خواص میں مسلمان بادشاہ سب سے اول نمبر پر ہیں مگر باوجود مسلمان ہونے اور تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرنے کا جو بڑا اثر تھا۔ اس سے واقف ہونے کے وہ عمارتوں کے بنانے اور تفرج گاہوں کے آراستہ کرنے کی طرف لگ گئے۔ مگر اس طرف دھیان بھی نہ کیا کہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی ان کے ذمے کچھ فرض لگائے گئے ہیں۔ اور ان کو بھی انہوں نے بجالانا ہے۔ مگر جب وہ نہ بجالائے۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ آہ! اسے بیان کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ روح قفس عنصری میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتی ہے۔ جان گھبراتی ہے۔ جسم کپکپاتا ہے۔ وہ جاہ و حشم۔ وہ شان و شوکت۔ وہ عزت و جبروت۔ وہ فوقیت و عظمت جو حاصل تھی۔ چھن گئی۔ پنجاب میں سکھ مسلط کر دیئے گئے۔ اور اضلاع متحدہ میں جاٹوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ اسی طرح کیا ہند اور کیا ہند سے باہر اسلام کے دشمنوں نے اسلام کی طاقت کو توڑنے کا تہیہ کر لیا۔ وہ عمارتیں جو مسلمان بادشاہوں نے بڑے چاؤ سے بنائیں۔ آج مکان بے مکین بنکر عبرت کے لئے کھڑی ہیں۔ اور یہ فرض تبلیغ میں تساہل کا نتیجہ ہے کہ مساجد و مقابر کی بے حرمتی اور تذلیل ہوئی۔ اور مسلمانوں کے جبر و تشدد کے افسانے گھڑے جا رہے ہیں۔ غیر مسلم باوجود شاہان اسلام کی تبلیغ سے غفلت کے ان کو یہ کہکر بدنام کر رہے ہیں کہ انہوں نے غیر مسلموں کو جبراً مسلمان [illegible] سات مسلمانوں کو انہوں نے تکلیفیں پہنچائیں۔ باوجود اس کے افسوس ہے کہ مسلمانوں کے نہ عوام جاگے اور بیدار ہوئے ہیں اور نہ خواص۔ ہند تو ہند دیگر ممالک میں بھی تباہی آئی۔ ان کی آنکھوں نے دیکھا کہ سات سو سال تک مسلمانوں کی حکومت اندلس پر رہی۔ مگر وہ اندلس بھی تباہ ہو گیا۔ غرناطہ بھی تباہ ہو گیا قرطبہ میں بھی اسلامی شوکت مفقود ہو گئی۔ الجزائر۔ ٹیونس مراکش۔ غرض جہاں جہاں کہ مسلمانوں کا اقتدار تھا۔ وہاں ہی ان کو زوال آ گیا۔ اور صرف اس لئے آیا۔ کہ انہوں نے تبلیغ کو چھوڑ دیا۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے منہ موڑ لیا۔

تبلیغ کو جہاد پر فضیلت

پس تبلیغ نہ کرنے کی وجہ سے سلطنتیں مٹ گئیں۔ بادشاہ نہ رہے۔ اور بدترین ان پر مسلط کر دیئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تمام نیکیوں کو اگر ایک طرف رکھا جائے۔ اور جہاد کو ایک طرف۔ تو وہ تمام نیک کام جہاد کے بالمقابل دریا میں ایک قطرہ کی مثال ہوں گے۔ پھر جس طرح جہاد کو تمام نیکیوں پر فضیلت ہے۔ اسی طرح تبلیغ کو جہاد پر فضیلت حاصل ہے۔ یعنی جہاد کرنا تبلیغ کرنے کے مقابل دریا میں ایک قطرہ ہے۔ تبلیغ کے مقابل میں جہاد ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ جہاد کے بالمقابل تمام دوسرے نیک کام۔ پس جہاد ایک قطرہ ہے۔ اور تبلیغ ایک دریا۔ کیا اس سے اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہو سکتا ٭

خواص کو عوام کے سبب سزا

پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کو عام گنہگاروں کے بدلے میں سزا دیتا ہے۔ یہ باتیں میں اس لئے بتاتا ہوں کہ تا اس فریضہ کو سمجھایا جائے۔ خدا تعالیٰ کیوں عوام کے گناہوں کے بدلے خواص کو گرفتار عذاب کرے گا۔ اس لئے کہ جب خدا کے فرمانوں کی مخالفت ہو رہی ہوتی ہے۔ تو یہ خاموش رہتے ہیں۔ چندے دینا یا اور ایسے ہی کام کرنا مفید ہیں۔ مگر ضروری ہے۔ کہ لوگوں کو ان کاموں سے روکا جائے جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو رہے ہوں۔ اور ان کاموں کے کرنے کے لئے کہا جائے۔ جو خدا کی منشاء کے مطابق ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خواص و عمائد و امراء غرض سب کو عذاب میں پکڑے گا۔ اور اس لئے پکڑے گا کہ لوگ جو حق سے دور جا رہے تھے۔ اور فرستادہ کا انکار کر رہے تھے۔ ان کو یہ دیکھتے۔ اور کوئی کوشش نہ کرتے کہ وہ حق سے دور نہ جائیں۔

حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو حکم [illegible] ہونے۔ اور اسپر عذاب کر۔ فرشتہ نے عرض کی۔ [illegible] کروں۔ اس میں ایک ایسا شخص ہے۔ جو نیک ہے۔ [illegible] کبھی کوئی گناہ نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرشتہ کو فرمایا کہ ضرور ایسا کر۔ کیونکہ اس نے ان لوگوں کی بدکرداری پر ترش روئی نہ دکھائی۔ اور نہ ہی انہیں اس سے روکنے کی کبھی کوشش کی۔ لوگ اس کی آنکھوں کے سامنے نافرمانی کرتے رہے۔ اور طرح طرح کی بداعمالیوں اور خطاکاریوں سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے رہے۔ لیکن اس نے نہ کبھی امر بالمعروف کیا۔ اور نہ نہی عن المنکر۔ یہاں تک کہ ان کی بدکرداریوں پر بیزاری اور نفرت کا اظہار بھی نہ کیا۔ اس لئے بغیر اس شخص کا خیال کئے تو اس بستی پر تعذیب کر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو بڑا کام ہے۔ اس قسم کے منکرات پر ترش روئی نہ دکھانا بھی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ایسا ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کسی ایسے شہر پر بھی عذاب آیا۔ جس میں اٹھارہ ہزار پیغمبروں کا سا عمل رکھنے والے لوگ موجود تھے۔ اسپر صحابہؓ نے حیرت زدہ ہو کر دریافت کیا۔ ایسے لوگوں پر کیونکر عذاب آ گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے فریضہ تبلیغ ادا نہ کیا۔ اور ان لوگوں کے ساتھ ملے جلے رہے۔ اور اظہار ناراضگی اور بیزاری نہ کیا۔ جو نافرمان تھے اور خدا کے حکموں کو توڑنے والے تھے۔

پس ان حالات اور واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب اس لئے بھی آیا کرتے ہیں۔ کہ لوگ تبلیغ چھوڑ دیں۔ بے شک وہ نیک ہوتے ہیں۔ بے شک ان کے عمل صالح ہوتے ہیں بے شک وہ خدا کو خوش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اپنے نفس کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ جو ان جیسے عمل نہیں کرتے۔ اور خدا کے غضب کو بھڑکا رہے ہوتے ہیں۔ پس چونکہ ایسے لوگ ان دوسرے لوگوں کے بچانے اور ان کو نیک بنانے اور ان راہوں پر چلانے کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ جن راہوں پر چلنے سے خدا خوش ہوتا ہے۔ اس لئے خدا ان کو بھی اس عذاب میں گرفتار کر لیتا ہے ٭

خیر اُمت کا اہم فرض

پیارے بھائیو! یہ اُمت جس میں آپ ہیں۔ خیر اُمت ہے۔ یہ اُمت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہلاتی ہے۔ خدا کی قائم کردہ اُمت ہے۔ اس اُمت کا فرض کیا ہے۔ یہی کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ اور جو کچھ اسے ملا ہے دوسروں کو بھی وہ دلانے کے لئے کوشش کرے۔ اور کلمہ حق کو ان تک پہنچائے۔ جو اس تک پہنچایا گیا۔ اس فرض اہم کو بجا لائے۔ جس کا نام تبلیغ ہے۔ جو دوسرے شخص ان [illegible] پہنچائے۔ پیارو! جب اللہ۔ اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول نے یہ [illegible] تو آپ خود ہی سوچیں کہ اس سے غفلت کرنا کیا کچھ نتائج پیدا [illegible] کو ضرورت ہے کہ اسے کلمہ حق پہنچایا جائے۔ کیونکہ دنیا

پیاسی ہے - اور ضرورت ہے کہ اس چشمۂ صافی کے قطرے ان کے حلق میں ڈالے جائیں۔ پہلے اگر ایک نمرود تھا - تو آج سینکڑوں نمرود ہیں۔ پہلے اگر ایک - فرعون تھا - تو آج ہزاروں لاکھوں فرعون فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں۔ پہلے اگر ایک ابوجہل تھا - تو آج کروڑوں ابوجہل اپنی جہالت سے نیرِ اسلام پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس اب ضرورت ہے - اور پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر ضرورت ہے - کہ اعلائے کلمۃ اللہ ہو۔ مسیح ناصری کے وقت اگر صرف ایک بنی اسرائیل کا فتنہ تھا - تو اب بنو اسمٰعیل اور اسرائیل دونوں کے فتنے موجود ہیں۔ پس اٹھو اور بیدار ہو جاؤ۔ ہوشیار ہو جاؤ - اور کمر بستہ ہو کر اس کام پر لگ جاؤ۔ دیکھو خدا نے تمہاری رہبری کے لئے ایک شخص کو بھیجدیا - جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز بن کر آیا - جس نے احمدؐ ہو کر دکھایا۔ پھر جب خدا نے تمہاری رہبری کی - تو کیا وہی تمہارا فرض نہیں ٹھیرتا - جو پہلوں کا تھا - یقیناً ٹھیرتا ہے۔

اسلاف اور اخلاف میں فرق

پہلے لوگ سیدھے سادے تھے سیدھی باتیں کرتے تھے - اور ماننے والے بھی سیدھے طور پر مان لیتے تھے - اب علم بڑھا - علم کیا بڑھا - شیطنت بھی بڑھی دجالیت بڑھی - کفر بڑھا - الحاد بڑھا - لشکرِ شیطان کیل کانٹے سے لیس ہو کر حملہ آور ہے - ہر طرف سے یورش ہو رہی ہے - خدا کی مخلوق ضلالت کے گڑھوں اور معصیت کے نشیبوں میں گر رہی ہے - پس جس طرح خدا نے تمہیں ان گڑھوں میں گرتے گرتے بچا لیا - کیا اسی طرح تمہارا فرض نہیں - کہ لشکرِ شیطان کا مقابلہ کر کے شیطان کی شیطنت سے لوگوں کو بچاؤ۔

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا عقد مبارک اور غیر مبائعین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی شادی سے غیر مبائعین میں عجیب جو اس باختگی اور وارفتگی پیدا ہو گئی ہے - ان کے اخبار پیغام صلح کی پہلی دو تین اشاعتوں کے لئے تو معلوم ہوتا ہے کہ شائع ہونے کی اجازت ہی نہیں تھی - جب تک وہ حضرت امام ایدہ اللہ کی نسبت چند ناز یبا الفاظ سے اپنی پیشانی سیاہ نہ کر لے ہمیں معلوم نہیں کہ اس وارفتگی کے کیا معنے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسلامی غیرت اور حمیت کہاں تک اسبات کی اجازت دیتی ہے - کہ ایک ایسی ... خدا تعالیٰ کی پاک کتاب اجازت دے - اور ... اعتراض کا نشانہ بنایا جائے - اور اعتراض بھی اس طریق سے کئے جائیں - جو شریف آدمی کبھی اشد ترین دشمن کے مقابل پر بھی اختیار کرنا ... شادیاں ... اور شادی کرنا کوئی بری بات نہیں ... ایسا انسان ہی کس کے ماں باپ نے شادی نہیں کی ... انہوں نے گناہ کیا کہ آج یہ شادی پر معترض ہونے لگے ہیں ... عیسائیوں اور آریوں وغیرہ کی طرف سے تعدد ازدواج پر اعتراض ہوتے رہے ہیں

میں کیوں بیعت خلافت ثانیہ کی؟

میری بیعت خلافت ثانیہ پر اخبار "پیغام صلح" ۲ر جنوری ۱۹۲۶ء یوں رقمطراز ہے۔" باقی رہا الفضل کا ماسٹر ثناء اللہ خان صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول عیسیٰ خیل کی بیعت خلافت کا بیان کر کے حضرت مولانا مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کا وہ خط پیش کرنا جس کو دیکھ کر ماسٹر صاحب موصوف نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کر لی - اور حضرت مسیح موعود کو اب اگر نبی مان لیا - سو ہم اس کے متعلق سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے - کہ اس طرح تو خواہ کوئی اپنے دین و ایمان کو خیر باد کہدے - اس کا معاملہ حوالہ بخدا ہے - مگر کسی کے حق کو چھوڑنے سے وہ حق باطل نہیں ہو سکتا۔ مگر عہ ہم اس تحریر کو بھی طلب کرتے ہیں - جو حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی ماسٹر ثناء اللہ صاحب نے پیش کی ہے ..... وغیرہ "

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اس خط کو اپنے مطلب کے مطابق اس قدر توڑنے اور مروڑنے کی بے ہودہ کوشش کی ہے - کہ اس کا اصل مقصد ہی خبط کر دیا ہے۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ خط سارے کا سارا ہو بہو نقل کر دیا جاتا - اور پھر اس پر جرح کی جاتی - تا دیکھنے والے جانچ لیتے - کہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اس کی تاویل کرنے میں کس قدر حق بجانب ہے - پھر اگر نقل نہیں کیا تھا تو کاش! ایڈیٹر صاحب پیغام صلح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اس خط کا بغور مطالعہ ہی کر لیتا - جس کی بناء پر میں نے حضرت اقدس خلیفہ دوم کی بیعت کی ہے۔

اس خط میں ان تمام متنازعہ فیہ مسائل کا جواب مفصل طور پر موجود ہے - جو اس وقت قادیان اور لاہور کی جماعت میں زیر بحث ہیں - چنانچہ اس میں تین بڑے بڑے مسائل حل کئے گئے ہیں - اول یہ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر کافر ہیں۔ دوم - کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں سوم - لا نبی بعدی کے کیا معنے ہیں - اور خاتم النبیین کے ... حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس قدر وضاحت کے ساتھ اس خط میں دیا ہے - جس پر کسی ... حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں - پہلے سوال کے جواب میں تو فرمایا کہ جس فتوے کا مستحق منکر مسیح موسوی ہے - اس سے بڑھ کر فتوی کا مستحق خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے - جاؤ اب غیر احمدیوں سے دریافت کرو - کہ مسیح موسوی کے منکر پر کیا فتوے لگاتے ہیں - اور پھر اسی معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر کے متعلق فتویٰ لگا لو - جس صورت میں مسیح محمدی مسیح موسوی سے اپنی تمام شان میں بڑھکر ہے تو اول الذکر منکر کے لئے بھی فتویٰ موخر الذکر کے منکر سے کہیں زیادہ ہو گا - اور اگر اس برہان قاطع سے بھی آپ کی تسلی نہیں ہوتی - تو قرآن مجید کی آیت ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون لکھ کر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں پر صریح طور پر کفر کا فتویٰ لگا دیا کیونکہ مومن کے مقابلہ پر فاسق کافر ہوتا ہے اور پھر اسی خط میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا صاف طور پر یہ لکھنا کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر نبی کہا - بتلاتا ہے کہ کسی احمدی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں رہتی - پھر پیغام صلح نے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنے کر کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دلائل و براہین اور تفاسیر کو اس بری طرح سے ٹھکرایا ہے کہ گویا اب اس علامہ کی تفسیر کے براہین کوڑی کی بھی حیثیت نہیں رکھتے - جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے

پیغام صلح اس عظیم الشان ہستی کی تحریروں پر ان کے اُلٹے معانی کر کے تمسخر اڑاتا ہے - حالانکہ یہ اس قدر عظیم الشان شخص تھا اور علمیت اور فضیلت میں اسقدر ممتاز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعد جماعت کو سنبھالنے کے لئے اسی کو منتخب فرمایا اور اس نے اپنے عہد خلافت میں ان اہم مسائل کو حل کر دیا - جن میں یک لخت آپ کی وفات کے بعد اختلاف ہونیوالا تھا - اور ان اختلافی مسائل کو حل کر کے ہمیں سیدھی راہ بتا دی - یہ میری بد قسمتی تھی - کہ میں اتنی مدت ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے جن کا مجھ علم اب ہوا ہے - منکرِ خلافت ثانیہ رہا - میں ہرگز بیعت نہ کرتا اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی معیت میں اسی چاہ ضلالت میں رہتا - جس میں گذشتہ کئی سال سے رہا ہوں - مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکتوب مذکورہ کے ذریعہ میری دستگیری فرمائی - اور توفیق دی - کہ میں پھر اپنا تعلق روحانی مسیح موعود سے پیدا کروں - الحمد للہ علیٰ ذالک - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - اخبار پیغام اپنا راگ الاپتا ہوا اسی مضمون کے اندر آیۂ استخلاف کا حوالہ دیکر شاید یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ تھے - نبی نہ تھے مگر میں پیغام صلح سے کہتا ہوں آپ لوگ تو عملی طور پر حضرت مرزا صاحب کو خلیفہ سے بھی کم تر سمجھتے ہیں - آپ نے خود استنباط کیا ہے - اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تحریر کو تسلیم ... کہ خلفاء کے منکر کے لئے بھی کفر کا فتوے موجود ہے - لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے منکروں کو کافر نہیں سمجھتے - لہٰذا وہ آپ کے نزدیک خلیفہ کی حقیقت بھی نہیں رکھتے - اور اس سے بھی آپ کی مطلب برآری نہیں ہو سکتی میں ایڈیٹر صاحب مذکور کو بتانا چاہتا ہوں - کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی قرآن مجید میں خلیفہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔

حضرت آدم۔ حضرت داؤد وغیرہم علیہ السلام کو خلفاء کے نام سے ہی پکارا گیا ہے۔ پھر اسی خط کے متعلق یہ کہدینا کہ آپ (مولوی نورالدین صاحب مرحوم) حضرت مسیح موعودؑ کو شرعی اصطلاح میں نبی نہ مانتے تھے۔ تو پھر کس طرح ہم صرف اس ایک تحریر سے جو کفر دوں کفر کے مسئلہ کے متعلق ہے۔ حضرت خلیفہ صاحب کا حضرت مسیح موعود کو شرعی اصطلاح میں نبی ماننا مان لیں۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس خط کی تشریح پیغام سے بالکل نہیں ہو سکی۔ اور اس ایک تحریر کو دوسرے حوالہ جات سے مسخ اور پس انداز کرنے کی بیجا کوشش کیگئی ہے۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو دوسرے حوالجات جو اس نے حضرت خلیفہ اوّل کے مکتوب سے نقل کئے ہیں۔ اس کی مطلب برآری نہیں کر سکتے۔ بلکہ میرے تبدیلیٔ عقیدہ کو حق بجانب قرار دیتے ہیں۔ کاش کہ کوئی "عقلمند مرزائی" اس پر غور کرے۔ اور ضد اور تعصب اور انقباض سے کام نہ لے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ منکرین خلافت نے نبوت کو ایسی ڈراؤنی اور گھنونی شے بنا رکھا ہے۔ کہ اس امت محمدیہ میں اس کو قطعاً مسدود خیال کرتے ہیں۔ اور اس نعمت عظمےٰ سے اس امت کو جس کا پودا آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگایا۔ اور اس امت کو خیر امت کہا گیا ہے محروم تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ "نبی" کے لفظ کی گھبراہٹ کو خود حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اپنے اس مکتوب میں جس کو اخبار پیغام نے اسی اشاعت میں درج کیا ہے۔ دور کر دیا ہے۔ اور مثنوی مولٰنا روم کا حوالہ دیکر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ "نبی" کا لفظ اور اس کا اطلاق اس امت میں کئی افراد پر ہوا۔ اور اس طرح سے ایڈیٹر "پیغام" نے وہ حوالہ درج کر کے خود ہی اپنی تفسیر لا نبی بعدی اور خاتم النبیین جو منکرین خلافت کرتے ہیں کو رد کر دیا۔ ہاں جس کثرت کے ساتھ لفظ "نبی" کا خطاب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ وہ اس امت میں ابھی تک کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اور یہی مطلب ہے اس عبارت کا کہ "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا" مگر آج اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعوے کی بنا پر جو محض اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق آپ نے کیا۔ آپ کو نبی کہا جائے تو یہ کلمہ کفر اور الحاد کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔ اور آپ کو نبی ماننے والوں کا ایمان فروش یقین کیا جاتا ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ غیر تشریعی نبوت جو اس امت میں تاقیامت جاری رہے گی۔ صرف دوسرے مسلمانوں کی تحسین و آفرین حاصل کرنے اور ان سے چندہ بٹورنے کی خاطر اس کے دروازے کی چٹخنی کو بند کر دیا جائے۔ نبوت ایک انعام اور فضل الٰہی ہے۔ جو اس امت محمدیہ میں تاقیامت رہے گا۔ ہاں تشریعی نبوت کا دروازہ قطعاً مسدود ہے۔ کیونکہ الیوم اکملت لکم دینکم کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ شریعت مکمل ہو چکی۔ اور قرآن کریم کے بعد کسی نئی کتاب کی حاجت نہیں۔ تاقیامت یہ کتاب موجود رہے گی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ انا لہ لحافظون سے خود فرمایا ہے۔ اور اسی کتاب کی حفاظت کے لئے انبیاء و مجددین کی ضرورت رہے گی۔

پھر پیغام آگے چل کر "مرزا صاحب کس فرقہ سے تھے" کے عنوان کے ذیل میں حضرت خلیفہ اوّل کا ایک اور مکتوب درج کر کے ہمارے دعوے کی تصدیق کرتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل ایک سائل کو فرماتے ہیں۔ کہ مستقل نبی اور غیر مستقل نبی کی اصطلاح آپ سے ہی سنی گئی۔ ہاں البتہ صوفیائے کرام نے تشریعی نبوت میں امتیاز کیا ہے۔ ...... الخ۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ مستقل اور غیر مستقل کی اصطلاح تو صرف حضرت مسیح موعود نے ایک غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تجویز فرمائی تھی۔ ورنہ شریعت میں تو کوئی اصطلاح اس قسم کی موجود نہیں۔ ہاں جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ تشریعی نبوت کا دروازہ قطعاً طور پر اس امت میں مسدود ہے۔ اور غیر تشریعی کا جاری ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چشمۂ فیض سے جاری رہے گا۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس صداقت کے ہوتے ہوئے کیوں "عقلمند مرزائی" یہ نہیں مانتے کہ حضرت مسیح موعود کے انکار سے اسلام ہی جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کو کیوں انہی دلائل سے نہیں مانتے۔ جن دلائل و وجوہ سے کہ وہ قرآن کریم کو سچا مانتے ہیں۔ (باقی)

(ثناء اللہ خاں ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول عیسیٰ خیلی)

گذارش ضروری

مکرمی منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے جالندھر تشریف لے جانے کے بعد انچارج اخبار نے جناب محمد احمد مظہر وکیل جالندھر کی نظم کی اشاعت کے متعلق مجھ سے مشورہ لیا۔ جب میں نے اسے پڑھا تو بعض مصرعوں میں خفیف سا تغیر کر دیا۔ اور جناب مظہر سے بذریعہ ایک نیاز نامہ کے اس گستاخی کی معافی بھی چاہی۔ صاحب موصوف نے اس خفیف سے تغیر و تبدل کو ناپسند فرمایا۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کر دیا جو کچھ ہوا۔ نیک نیتی سے مناسب جان کر ہوا۔ اور ساتھ ہی وجوہات بھی لکھدیں۔ مگر میرے محترم بھائی کی اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ مجھے سو نالائقوں کا ایک نالائق قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں میرے اشعار کی غلطیوں کو تفصیل سے قلمبند کیا ہے۔ اس اظہار حقیقت کے لئے میں نہایت ہی ممنون و مشکور ہوں۔ اور ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں اس سے بھی زیادہ نابکار ہوں۔ اور جب کبھی کوئی نظم لکھتا ہوں۔ تو درحقیقت اپنی کمزوریوں کا اعلان مقصود ہوتا ہے۔ تاکسی آپ ایسے مخلص و محترم بھائی کی دل سے نکلی ہوئی دعا مستجاب ہو۔

چونکہ جناب محمد احمد صاحب مجھ سے پبلک معافی کے خواستگار ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ان کے اصل مصرعے اخبار میں آئیں اسلئے محق کے سامنے ان کا اصل و صحیح مصرعہ لکھتا ہوں۔ اور آپ کے سامنے ندامت کے ساتھ وہ مصرعہ یا شعر جو میں نے اپنی کم فہمی سے بگاڑ دیا تھا۔ امید ہے۔ اب صاحب موصوف خوش ہو جائیں گے۔ میں اپنے دیرینہ کرم فرما شیخ بشیر احمد صاحب وکیل گوجرانوالہ کی مصالحانہ مساعی جمیلہ کا شکر گذار ہوں۔ جو انہوں نے اس سلسلہ میں فرمائیں۔ اور ان کے ذوق سلیم و سخن فہمی کی بھی داد دیتا ہوں۔

ص ۔ کہیں مہر کرم اس کا اگر پر تو فگن ہو وے
غ ۔ کہیں مہر کرم اس کا اگر پر تو فگن ہو جائے
ص ۔ سموم کفر و بدعت میں ہجوم یاس و حسرت میں
ریاض دین میں آتا ہے کوئی مامور ربانی
غ ۔ ریاض دین چلتی ہے ہوا سے لطف رحمانی
ص ۔ عبارت اور اشارت سے سراپا درد پنہانی
غ ۔ عبارت میں اشارت میں سراپا درد پنہانی ہو
ص ۔ نہ پایا تاب گیسو کے سوا دل نے زمانے میں
علاج خار حسرت اور مداوائے پریشانی
غ ۔ علاج درد پنہانی ۔ مداوائے پریشانی
ص ۔ خدا شاہد کہ پھر سے عہد بیعت ہیں جان و دل
غ ۔ خدا شاہد کہ بلا جان و دل تیرے حوالے ہیں
ص ۔ وہی مقبول ہے جس نے تجھے جانا ہے اور مانا
غ ۔ وہی مقبول ہے جس نے تجھے جانا تجھے مانا

(اکمل قادیان)

پڑھی لکھی بہنوں کے نام ایک خط

مکرمہ تسلیم۔ امرتسر کے زنانہ رسالہ "نور جہاں" اگر محمود قومی ہادی روحانی علمی و اخلاقی ترقی کیلئے جاری ہے کا نمونہ اگر آپ نے ابھی تک نہ دیکھا ہو تو ہمارے دفتر سے فوراً طلب فرمائیں۔ اس رسالہ میں متعدد انعامی مقابلے طالبعلم لڑکیوں استانیوں اور عام خواتین میں علمی مباحث اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنیکے لئے وقتاً فوقتاً جاری کئے جاتے ہیں۔ مگر عورتوں میں بیداری پیدا کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ ایک انعام میرے محترم دوست سید حفیظ الدین صاحب سب جج گوجرانوالہ نے "مشکاری کی ضرورت" کے عنوان پر بہترین مضمون لکھنے والی بہن کو دینا تجویز کیا ہے۔ اس مقابلہ کیلئے مضامین ۔۔ مارچ ۱۹۲۶ء تک صاف اور خوشخط لکھکر میرے پاس

قادیان کی نئی آبادی کے مختلف محلہ جات میں مختلف موقعوں پر قطعات اراضی قابلِ فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں،

خاکسار:- مرزا بشیر احمد۔ قادیان دارالامان

لاولد عورتوں مردوں کو خوشخبری

طب قدیم کی قابلِ فخر و تازہ ایجاد

دوا خوش کیف

اگر آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ یا آپ خود لاولد ہیں۔ یا آپ کی اہلیہ مرض عقر یعنی بانجھ پن میں مبتلا ہیں۔ اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچہ ہو کر یا لڑکیاں ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے۔ تو آج ہی اس دوا کو طلب کر کے فائدہ اٹھائیے گا جس کے ۱۲ یوم ۲ مرتبہ کے استعمال سے اگر چھ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عـ روپیہ خرچ کے واپس کر دو۔ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز کثرت ایام ماہواری میں بجد مفید ہے۔

(نوٹ) ۵۰ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کی جائے قیمت ۳ ہے محصولڈاک ۶ ر،

ذیابیطس

جلد جلد پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ معلوم ہونا۔ پیشاب میں شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا۔ بدن کا تحلیل ہونا خشکی کا زیادہ رہنا وغیرہ۔ اس دوا سے بالکل یہ شکایتیں دور ہو کر اصلاح ہو جاتی ہے۔ اگر اس مرض کو لاعلاج سمجھتا ہے۔ تو اس دوا کو استعمال کیجئے۔ قیمت ۱۲ محصولڈاک ۱ ر۔

پتہ:- ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن ڈوری بازار متھرا،

اب خضاب لگانا چھوڑ دو

کیونکہ

مدتوں کی محنت اور جانفشانی کے بعد یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ سفید بال بغیر خضاب لگائے صرف دوائی کھانے سے ہمیشہ کے لئے سیاہ ہو جائیں۔ اسی لئے ایک بکس بنام "کھانے سے سفید بال کالا" طیار کر دیا گیا ہے۔ جس کے استعمال سے کھونٹی سیاہ نکلتی ہے۔ آپ فوراً ایک بکس جو صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے منگوائیں۔ اور بار بار خضاب لگانے کے جھگڑوں سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں،

قیمت مکمل بکس صرف ۶ (چھ روپے دس آنے) معہ محصولڈاک ہے،

(نوٹ) اگر کھونٹی سیاہ نہ نکلے۔ تو دام واپس دینگے۔ اور اس اشتہار کو بطور سند استعمال کریں،

دوسری ایجاد

"بال عمر بھر نہ اگنے کا جوہر ہے" جس کو صرف تین چار مرتبہ لگانے سے نرم سے نرم اور نازک سے نازک جلد کے بال بلا تکلیف کے ہمیشہ کے لئے اڑ جاتے ہیں۔ موچنے سے بال اکھیڑنے یا استروں سے بال صفا کرنے کی پہلے یا بعد میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بالوں کے جنگل کے جنگل ہمیشہ کے لئے صفاچٹ میدان ہو جائیں گے،

قیمت فی بکس دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۵ ر،

المشتہر

منیجر۔ آر کے۔ کاکا اینڈ کو (ایم برانچ) مچھی ہٹہ۔ لاہور

اشتہار

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر 227S/CC/25

لاوارث مال کی فروخت

یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مفصلہ ذیل کوئلہ جو کہ ابھی تک مطالبات ادا کر کے واگذار نہیں کرایا گیا۔ تمام مطالبات متعلقہ ادا کر دینے کے بعد ۱۵ ر مارچ ۱۹۲۶ء سے پہلے پہلے اگر نہ اٹھایا گیا۔ تو اسے بذریعہ نیلام عام فروخت کر دیا جائے گا۔ اور زر ثمن انڈین ریلوے ایکٹ ۱۸۹۰ء کی دفعات ۵۵ اور ۵۶ کے مطابق صرف کر لیا جائے گا۔

نام سٹیشن		چالان نمبر	بلٹی نمبر	تاریخ	نمبر ویگن	نام بھیجنے والے کا	نام پانے والے کا
کس سٹیشن سے مال بھیجا گیا	کس سٹیشن کو مال بھیجا گیا						
سیتا رام پور	انبالہ سٹی	۱	۱۶۴۰۸	۲۸-۱۰-۲۵	۲۱۶۹۸	این۔بی۔کول کمپنی	دولت رام پنا لال
ایضاً	ایضاً	۲	۱۶۴۰۹	ایضاً	۱۴۹۶۹	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	۳	۱۶۴۱۰	ایضاً	۱۵۴۳۱	ایضاً	ایضاً
کتراس گڑھ	بھون	۱	۲۲۰۶۷	۱۱-۱۲-۲۵	۱۳۹۰۱	بنرجی داس اینڈ کو	سیتا رام کول کمپنی
پتھردی	بٹالہ	۸	۱۹۳۲۷	۵-۱۱-۲۵	۱۰۶۹	جے رام شیو جی	ایس۔اے۔واحد
ایضاً	بٹالہ	۶	۱۸۷۸۴	۲۹-۱۰-۲۵	۱۴۳	دیوجی ترنکم جی	ایس۔اے۔واحد
کتراس گڑھ	دوراہہ	۱	۳۲۹۰۳	۳۰-۹-۲۵	۲۷۶۲۱	برڈ اینڈ کو	ایس آر شاملی
اونڈال	گوجرانوالہ	۶	۳۰۵۶۱	۱۰-۱۲-۲۵	۳۶۷[illegible]	راجہ بی این ہالیا زجام چری کاری	دوارکا ناتھ
جھریہ	جہلم	۲	۱۶۹۰	۳۱-۸-۲۵	۲۳۲۹۳	نارتھ جھریا کاری	ایم۔ایل گھیلا بھائی
پتھردی	خیر آباد	۱	۲۸۶۰۳	۲۱-۱۲-۲۵	۹۵۳۲	بی۔ڈی ہمیر اینڈ کو	حسین فلور اینڈ لائم ورکس
کسنڈا	منٹگمری	۸	۲۴۱۲۶	۲۲-۱۱-۲۵	۵۱۳۲۴	براکر کول کمپنی	آر۔آر۔اینڈ سنز
ایضاً	قلعہ شیخوپورہ	۱۶	۱۲۵۴۹	۱۱-۱۱-۲۵	۲۸۶۱۲	موتی رام روشن لال کول کمپنی	پنجاب نیشنل کول کمپنی
کسنڈا	رام پور سیل	۲	۱۰۹۵۳	۶-۱۰-۲۵	۴۰۵۶۰	براکر کول کمپنی	رام لال رام لوک
پتھردی	ایضاً	۱	۸۶۸۵	۹-۹-۲۵	۱۴۸۰۶	سنٹرل جینا گڑھ کول کمپنی	پردومن سنگھ
ایضاً	سیالکوٹ	۷	۷۵۳۶۸	۲-۶-۲۵	۲۲۴۲۹	کنجوارہ کول کمپنی	سیتا رام اینڈ کو
		۸	۷۵۴۲۸	۳-۶-۲۵	۱۷۳۶۰		

ڈی ایچ بوتھ
برائے ایجنٹ

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
مورخہ ۱۵ ر فروری ۱۹۲۶ء

ممالک غیر کی خبریں

——— قاہرہ ۹ فروری۔ اخبار انگلشمین کو ایک مخصوص برقی پیغام وصول ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسجد الازہر کے مفتی اعظم جو دنیائے اسلام کی خلافت کانگرس کے صدر اعظم بھی ہیں۔ اعلان فرماتے ہیں۔ کہ آئیندہ ۱۳ مئی کو کانگرس مذکور کا اجلاس قاہرہ میں منعقد کیا جائے گا۔

——— لنڈن ۱۱ فروری۔ دار العوام میں کرنل ہیری کے سوال کے جواب میں مسٹر اسٹینلے بالڈون (وزیر اعظم) نے کہا کہ شریف حسین معزول شاہ حجاز کو کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی جا رہی ہے۔

——— لنڈن ۱۰ فروری۔ ہیمٹن گارڈن میں اس وقت ایک غیر معمولی ہلچل اور عظیم الشان جد و جہد کا منظر مشاہدہ ہوا۔ جب روسی کلیساؤں کے سپرد کردہ جواہرات جن میں لینن گراڈ کے سینٹ پیٹر و پال کے کلیساؤں کے وہ جن میں مردہ زار دفن ہیں ان کے جواہر بھی شامل ہیں۔ خفیہ طور پر ہیمٹن گارڈن میں لائے گئے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ بالشویکوں نے حال ہی میں مدفون زاروں کی قبریں کھول ڈالیں۔ اور اب وہ ان شہنشاہوں کے شاہانہ لوازم فروخت کر رہے ہیں۔

——— لنڈن ۱۱ فروری۔ دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ونٹرٹن نے کہا۔ کہ وزیر ہند نے حکومت ہند کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں ان واقعات کی اطلاع طلب کی ہے۔ جو ان دو امریکن مسمی گوہیم اور فشی کے فرار سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو راے صاحب شیشر پر حملہ کرنے کے جرم میں ماخوذ ہو کر ضمانت پر چھوڑ دیئے گئے تھے۔ مقرر نے کہا۔ کہ اس کو یہ معلوم نہیں۔ کہ آیا حکومت اس سوال پر غور کرے گی۔ کہ رائے صاحب موصوف نے امریکنوں کو سزا دلوانے کے لئے جو چار ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ وہ ان کو دے دیا جائے۔ مسٹر ونٹرٹن نے بتایا کہ یہ امریکن ایک اطالوی جہاز کے ذریعہ سے بمبئی سے فرار ہوئے تھے۔ مصر اور اطالیہ تک تو ان کا پتہ چلتا ہے۔ آگے نہیں۔ ان کو پکڑنے کی بڑی کوششیں کی گئیں۔ لیکن ان ہر دو ملکوں میں بھی وہ گرفتار نہ ہو سکے۔

——— فلاڈلفیا کے ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں نمائش ہونے والی ہے۔ اور اس میں روضہ تاج محل بھی تعمیر کیا جائیگا جس کی تعمیر کا ٹھیکہ ایک ہندوستانی کارخانہ کو ملا ہے۔ اس پر دس لاکھ ڈالر خرچ کا اندازہ ہے۔

——— لنڈن ۱۳ فروری۔ مصطفےٰ کمال پاشا کے انگلستان جانے کی خبر کی انگورہ میں تردید کی گئی ہے۔

——— اخبار مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے۔ کہ جو قانون طلاق یکم مارچ سے ترکیہ میں جاری ہونیوالا ہے۔ اس میں ایک شرط یہ ہے۔ کہ اگر طرفین میں سے کوئی شخص کسی ایسے فعل کا مرتکب ہو۔ جو قوم کی بدنامی اور بے عزتی کا باعث ہو۔ تو دوسری جانب سے طلاق کی درخواست کی جا سکتی ہے۔ اس میں وہ عورتیں داخل ہیں۔ (۱) جن کے خاوند سیاسی وجوہات کی بناء پر جلاوطن کر دیئے گئے ہوں۔ یا وہ جو ملک سے بھاگ گئے ہوں۔ طلاق کا جج اگر مناسب سمجھے تو حکم طلاق سے انکار کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ عورت کا مقصد ثابت ہو جائے۔ اس حالت میں وہ حکم خلع دیگا۔ لیکن یہ اس صورت میں ہوگا۔ جب مصالحت کی کافی امید ہو۔ خلع کی میعاد ایک سال سے تین سال تک ہوگی اس عرصہ میں اگر مصالحت نہ ہو۔ تو طلاق کے لئے پھر دعوےٰ کیا جا سکتا ہے۔ ٹرکی کے خانزادی قانون میں مسلم و غیر مسلم کی شادی ممنوع ہے۔

——— قسطنطنیہ ۱۳ فروری۔ جو معاہدہ دول ترکیہ و روس کے مابین بمقام پیرس ۱۷ دسمبر ۱۹۲۵ء کو ہوا تھا۔ اس کی مجلس عالیہ ملیہ نے تصدیق کر دی۔

——— کیپ ٹون ۱۱ فروری۔ کیپ میں مزید پابندیاں عائد کرنے سے ایک کہرام مچ گیا۔ خود کیپ ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ کیپ کے ہندیوں سے وحشیانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ ایسا سلوک جس میں عدل و انصاف کا شائبہ بھی نہیں۔ بلکہ جو کیپ کی روایات کو پامال کرنے والا ہے۔ کیونکہ یہ مشہور تھا۔ کہ وہاں بغیر تمیز رنگ تمام جماعتوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جاتا ہے۔

——— لنڈن ۱۳ فروری۔ مس ینگ انگلستان میں پہلی بیرسٹر ہیں۔ حال ہی میں وہ ایک لڑکی کی طرف سے شاہی عدالت میں بحیثیت وکیل پیش ہوئیں۔ مقدمہ عہد شکنی کے متعلق تھا بالآخر ان کو کامیابی ہوئی۔ اور لڑکی کو معاوضہ وصول ہو گیا۔ مسٹر جسٹس نے اس نوجوان عورت بیرسٹر کو کامیابی کے ساتھ مقدمہ چلانے کی قابلیت پر مبارکباد دی۔

——— پیرس ۱۵ فروری۔ بخارسٹ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ رومانیا میں انتخاب کے متعلق ایک شدید فساد ہو گیا۔ جس میں تین شخص ہلاک ہوئے اور ۱۲ مجروح ہوئے ہیں۔ تمام بخارسٹ میں فوج اور پولیس کا پہرہ ہے۔

——— ملبورن ۱۶ فروری۔ کل درجہ حرارت بہت بڑھ جانے سے تمام وکٹوریہ کی جھاڑیاں گرمی سے جل گئیں کھیتوں اور مکانات کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور لکڑی کے کتنے ہی کارخانے تباہ ہو گئے ہیں۔ گیس لینڈ کا ایک قصبہ تو بالکل برباد ہو گیا۔

ہندوستان کی خبریں

——— مہاراجہ جودھپور نے اپنی ریاست میں ایک حکم خاص کے ذریعہ سے ملازمان ریاست کا کسی زن بازاری کے گھر جانا ممنوع قرار دیا ہے۔ وہ سزا یہ مقرر کی ہے۔ کہ جس ملازم پر کسی رنڈی کے گھر جانے کا الزام عائد ہوگا۔ اس کی ایک مہینہ کی تنخواہ ضبط کر لی جائے گی۔

——— رائے بریلی ۱۳ فروری۔ پنڈت برج نرائن چکبست رائے بریلی میں ایک مقدمہ کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے۔ یہاں فالج کے حملے کی وجہ سے اچانک ان کا انتقال ہو گیا۔ اور نعش موٹر میں لکھنؤ پہنچائی گئی۔

——— اسمبلی میں لالہ پیارے لال کو جواب دیتے ہوئے مسٹر چارلس انز نے کہا۔ کہ حکومت نباتاتی گھی کی درآمد بند کر دینے کو طیار نہیں کوئی ایسی اطلاع حکومت کے پاس نہیں۔ جو آنریبل ممبر کی تجویز کی موید ہو۔ حکومت نے اس گھی کا جو حصہ ملاحظہ کیا۔ وہ جانور کی چربی سے بالکل پاک تھا۔ جس گھی کا تجربہ کیا گیا تھا۔ وہ ہالینڈ کا تھا۔ حکومت کو یہ علم نہیں۔ کہ کونسی فرمیں اس گھی کو منگواتی ہیں۔

——— سید حبیب پریذیڈنٹ وفد خدام الحرمین مکہ معظمہ سے ۱۲ فروری کو حسب ذیل تار دیتے ہیں:- ابن سعود اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے برطانیہ سے معاہدہ جات کئے ہیں۔ مگر ان کے دکھلانے سے انکار کرتے ہیں۔ ان کا ارادہ ان معاہدہ جات کی تنسیخ کا بھی نہیں ہے۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہدام مساجد قبور و ماثر متبرکہ کے متعلق جتنی خبریں آئی تھیں وہ سب صحیح ہیں۔ سوائے مسجد ابو قبیس کے اور کسی مسجد کی مرمت ہوئی ہے نہ ہو گی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی قبر منہدم کر کے اس پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور اس کی مرمت نہیں کرائی گئی۔ مولد النبی صلعم اور مولد فاطمۃ الزہرا کی بے حرمتی کی خبریں بالکل صحیح ہیں۔ ان کی حالت مسلمانوں کے لئے ذلت انگیز اور ناقابل برداشت ہے۔ ان کی بھی مرمت نہیں کرائی گئی۔

——— مدراس ۱۷ فروری۔ کشتی بحری جنگ ایم ایس ڈی ایکس ناگپور بھول کر نکتہ کوچہ کے بھیسے دلدل میں پھنسا ہوا تھا۔ اب دلدل سے نکالا گیا ہے۔ اور اب وہ پھر سمندر میں جانے کے قابل ہو گیا ہے۔

——— لاہور ۱۶ فروری۔ ریواڑی کے بلوہ کے متعلق موثق تفاصیل مظہر ہیں۔ کہ مسجد کے سامنے باجہ نوازی کرنے کے پاداش میں مسلمانوں نے ہندوؤں کی ایک برات پر حملہ کر دیا۔ کئی ہندو زخمی ہو گئے۔ ایک مسلمان مرا ہوا پایا گیا۔ فریقین کی کئی دوکانیں لٹ گئی ہیں۔

(منشی عبد الرحمن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)